1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(80)/2010/213. Dated 9th June, 2010. The following Orders, made by the Governor of the Punjab, are hereby published for general information:-

In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Salmaan Taseer**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Monday, 14 June 2010 at 3.00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

سالانہ بجٹ بابت سال 2010-11 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ

In exercise of the powers conferred on me under rule 134 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 **I, Salmaan Taseer**, Governor of the Punjab, hereby appoint Monday, 14 June 2010 for the presentation of the Annual Budget Statement (2010-2011) at the commencement of the sitting on that day.

ضمنی بجٹ بابت سال 2009-10 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ

In exercise of the powers conferred on me under rule 147 read with rule 134 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 **I, Salmaan Taseer**, Governor of the Punjab, hereby appoint Monday, 14 June 2010 for the presentation of the Supplementary Budget Statement (2009-2010) at the commencement of the sitting on that day.

Dated Lahore, the 8th June, 2010

SALMAAN TASEER
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،14۔جون2010

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

1۔ گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال 11-2010

وزیر خزانہ گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال 11-2010 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 10-2009

وزیر خزانہ گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 10-2009 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2010

وزیر خزانہ مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2010 ایوان میں پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدیدار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانا مشہود احمد خان
قائد ایوان	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	چودھری ظہیر الدین خان

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	سید زعیم حسین قادری	:	ایم پی اے، پی پی۔154
2۔	ڈاکٹر اسماء ممدوٹ	:	ایم پی اے، ڈبلیو۔363
3۔	جناب شاہان ملک	:	ایم پی اے، پی پی۔15
4۔	انجینئر شہزاد الٰہی	:	ایم پی اے، این ایم۔371

3۔ کابینہ

1۔	راجہ ریاض احمد	:	سینئر وزیر، آبپاشی و قوت برقی، کانیں، معدنی ترقی*
2۔	محترمہ نیلم جبار چودھری	:	وزیر بہبود آبادی
3۔	جناب تنویر اشرف کائرہ	:	وزیر خزانہ، منصوبہ بندی و ترقیات*
4۔	چودھری عبدالغفور	:	وزیر جیل خانہ جات
5۔	جناب محمد اشرف خان سوہنا	:	وزیر محنت و افرادی قوت

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13۔جون2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (14۔جون تا25۔جون2010) تفویض کیا گیا۔

6

6۔	حاجی احسان الدین قریشی	: وزیر مذہبی امور و اوقاف، زکوٰۃ و عشر اور بیت المال*
7۔	ملک ندیم کامران	: وزیر خوراک، صحت*
8۔	ملک احمد علی اولکھ	: وزیر زراعت، امداد باہمی، لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ، جنگلات، ماہی پروری جنگلی حیات اور سیاحت و ترقی تفریحی مقامات
9۔	سردار دوست محمد خان کھوسہ	: وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ہاؤسنگ و شہری ترقی، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، ماحولیات اور اطلاعات
10۔	ملک محمد اقبال چنڑ	: وزیر خصوصی تعلیم
11۔	جناب کامران مائیکل	: وزیر انسانی حقوق، اقلیتیں، ترقی خواتین اور سماجی بہبود*
12۔	رانا ثناء اللہ خان	: وزیر قانون و پارلیمانی امور، ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی، داخلہ اور پبلک پراسیکیوشن*
13۔	جناب تنویر الاسلام	: وزیر کھیلیں، امور نوجوانان و ثقافت
14۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	: وزیر آبکاری و محصولات، ہائر ایجوکیشن و سکول ایجوکیشن، خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم، سرمایہ کاری، ٹرانسپورٹ*

15۔ جناب فاروق یوسف گھرکی : وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی

16۔ حاجی محمد اسحاق : وزیر مال و بحالی اور کالونیز

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13۔جون2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس(14۔جون تا25۔جون2010) تفویض کیا گیا۔

7

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔ راجہ طارق کیانی : محنت

2۔ چوہدری عبدالرزاق ڈھلوں : مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

3۔ سردار کامل گجر : مال

4۔ جناب کرم الٰہی بندیال : کوآپریٹوز

5۔ جناب عبدالحفیظ خان : زکوٰۃ و عشر اور بیت المال

6۔ جناب ظفر اقبال ناگرہ : ہاؤسنگ و شہری ترقی

7۔ جناب افتخار احمد خان : مذہبی امور و اوقاف

8۔ سردار محمد ایوب خان گادھی : ماحولیات

9۔ محترمہ نازیہ راحیل : خصوصی تعلیم

10۔ جناب محمد سعید مغل : خوراک

11۔ جناب محمد آجاسم شریف : آبکاری و محصولات

12۔ جناب محمد تجمل حسین : صنعت

13۔ رانا مبشر اقبال :

14۔ جناب محمد خرم گلفام : ٹرانسپورٹ

15۔ جناب غلام نبی :

16۔ رانا محمد ارشد : سیاحت

17۔	جناب احسن رضا خان	: خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
18۔	جناب عامر سعید انصاری	: جیل خانہ جات
19۔	ڈاکٹر محمد اختر ملک	: خزانہ
20۔	جناب نشاط احمد خان ڈاہا	: کان کنی و معدنیات

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرNo.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

8

21۔	جناب شہزاد سعید چیمہ	:	منصوبہ بندی و ترقیات
22۔	ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال	:	
23۔	سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	:	جنگلات
24۔	سردار شیر علی خان گورچانی	:	کالونیز و اشتمال اراضی
25۔	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
26۔	چودھری ممتاز احمد ججہ	:	ایجوکیشن
27۔	جناب آصف منظور موہل	:	زراعت
28۔	چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ)	:	
29۔	میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)	:	سپورٹس
30۔	انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں	:	بہبود آبادی
31۔	محترمہ نرگس فیض ملک	:	انفارمیشن ٹیکنالوجی
32۔	محترمہ صغیرہ اسلام	:	ترقی خواتین
33۔	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	:	ثقافت و امور نوجوانان
34۔	محترمہ فائزہ احمد ملک	:	آبپاشی و قوت برقی
35۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	انسانی حقوق و اقلیتیں

5۔ قائم مقام ایڈووکیٹ جنرل

چودھری محمد حنیف کھٹانہ

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب مقصود احمد ملک
سپیشل سیکرٹری	:	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرNo.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری2009پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

9

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا اٹھارھواں اجلاس

سوموار،14۔جون2010

(یوم الاثنین، یکم رجب المرجب1431ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر3بج کر56منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ o

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَيۡهَا
مَا اكۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِيۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَاۤ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ
مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعۡفُ عَنَّا ٙ وَاغۡفِرۡ لَنَا ٙ وَارۡحَمۡنَا ٙ اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا
فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۸۶﴾

سُوۡرَةُ البَقَرَة آیت 286

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا برے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجئو۔ اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم

میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھئو اور اے پروردگار! ہمارے گناہوں سے در گزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب کرo

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

نسیما جانبِ بطحا گذر کن
زِ احوالم محمد ﷺ را خبر کن
توئی سلطانِ عالم یا محمد ﷺ
زِروئے لطف سوئے من نظر کن
بہ بر ایں جانِ مشتاقم بہ آنجا
فدائے روضہ خیر البشر کن
مشرف گرچہ شد جامی زلطفش
خدایا ایں کرم بار دگر کن

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں آپ کو salute کرتی ہوں کہ آپ نے جناح کیپ پہن کر آج اس ایوان کی عزت بڑھائی ہے اور ایک قائدانہ صلاحیت show کی ہے۔ میں تمام معزز ممبران کی جانب سے آپ کو سلام کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی بڑی مہربانی، اللہ آپ کو خوش رکھے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! محترمہ نے آپ کی قیادت اور آپ کی شخصیت کو جیسے قبول کیا ہے

Now she has become your true follower.

جناب سپیکر: آپ کا بھی شکریہ، بڑی مہربانی۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! دیکھیں، پہلے مجھے ہاؤس کو in order کرنے دیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں نے بڑی اہم بات کرنی ہے، یہ لاء اینڈ آرڈر کی situation کی بات ہے۔ جب میں کھڑی ہوتی ہوں تو ان کو میرا مائیک نظر نہیں آتا اور جب کوئی اور کھڑا ہو کر بات کرتا ہے تو اس کا مائیک On ہو جاتا ہے۔ میں نے آپ سے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت لی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے آپ کو اجازت نہیں دی، آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں نے Assembly premises کے بارے میں بات کرنی ہے اور آپ مجھے بات کرنے کی اجازت ہی نہیں دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں آپ کو ضرور اجازت دوں گا لیکن آپ ہاؤس کو قواعد کے مطابق چلنے دیں پھر میں آپ کی بات سنوں گا۔ مجھے ہاؤس کو in order کرنے دیں، آپ کیا کر رہی ہیں؟ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ میں پہلے اپنی بات کروں گا اس کے بعد حلف ہو گا، میرا بھی ہو گا اور ممبران کا بھی ہو گا۔

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! قواعد کے تحت جس دن بجٹ پیش کیا جاتا ہے اس دن کوئی اور business نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ نے پڑھا نہیں ہے۔ مجھے amendment کے مطابق کرنا ہو گا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

تعزیت

معزز رکن اسمبلی چودھری محمد اخلاق کے والد محترم اور

جناب سپیکر (رانا محمد اقبال خان) کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بات سنیں، آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بہت مہربانی۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ جی، ہمارے محترم ممبر ز چودھری اخلاق صاحب کے والد محترم انتقال کر گئے اور دوسرا میری والدہ صاحبہ کے ایصال ثواب کے لئے دعا کرائی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب سپیکر: اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئر مین کا اعلان کریں۔

چیئر مینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئر مین نامزد فرمایا ہے۔

1۔سید زعیم حسین قادری	ایم پی اے،	پی پی۔154
2۔ڈاکٹر اسماء ممدوٹ	ایم پی اے،	ڈبلیو۔363
3۔جناب شاہان ملک	ایم پی اے،	پی پی۔15
4۔انجینئر شہزاد الٰہی	ایم پی اے،	این ایم۔371

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر کے سلسلے میں بڑی اہم بات کرنی ہے۔ مہربانی کر کے مجھے ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹائم کا آپ کو بھی احساس کرنا چاہئے کہ کس کام کے لئے ٹائم ہے۔اگر بات relevant ہو گی تو سنوں گا ورنہ پھر rule out کروں گا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے اعلیٰ عہدیداران سے یہ وضاحت چاہوں گی کیونکہ آپ معتبر ہیں اور آپ سے بڑا عہدہ ہماری اسمبلی میں کسی کا نہیں ہے، آپ Custodian of the House ہیں اور آپ سے میری یہ request ہے کہ آپ کی گاڑی Assembly premises میں کھڑی ہوئی ہے تو آپ کا یہ privilege ہے لیکن White Land Cruiser, Black Land Cruiser اور Prado گاڑیاں کن حضرات کی ہیں؟ اس طرح میرے پاس بھی بہت بڑی گاڑی ہے اور مجھے بھی اجازت دی جائے کہ میں بھی اپنی گاڑی Assembly premises کے اندر کھڑی کروں۔

جناب سپیکر: میں آپ کی حد تک آپ سے بات کروں گا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! آپ Custodian of the House ہیں، آپ گاڑیاں باہر نکلوانے کا آرڈر دیں۔ آپ حکم دیں کہ Assembly premises میں rules کے مطابق کام ہونا چاہئے اور rules کے مطابق گاڑیاں باہر نکلوائیے۔ آپ اس پر decision لیں اور ruling دیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں! میری بات سنیں کہ اس سے پہلے بھی آپ لوگوں کی گاڑیاں یہاں پر آتی رہی ہیں۔ اگر کوئی سکیورٹی کی وجہ سے آگئی ہیں تو میں اس پر کیسے اور کس طرح سے ruling دوں؟ میں نے خود اس بارے میں کہا ہے۔ اب آپ بیٹھ جائیں اور مجھے بات کرنے دیں۔

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، relevant رہیں۔

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! یہاں پر ہر ایم پی اے کا ایک جیسا privilege ہے، چاہے کوئی Chief Minister or Prime Minister کا بیٹا ہے۔

(اس مرحلہ پر قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف ایوان میں تشریف لائے
اور معزز ممبران اسمبلی نے ان کا کھڑے ہو کر "شیر آیا، شیر آیا" کے نعروں سے استقبال کیا)

اگر Prime Minister کے بیٹے کی گاڑی اندر آسکتی ہے تو ہر ایم پی اے کی گاڑی اندر آئے گی اور ہمیں بھی threats ہیں۔

جناب سپیکر: آپ میری بات غور سے سنیں۔ دیکھیں! آپ سب میری بات سنیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! آج کے بعد اگر کسی ایم پی اے کی گاڑی اندر آئی تو ہم باقاعدہ اس پر احتجاج کریں گے اور اس گاڑی کو اٹھوا کر باہر پھینکیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں! میں آپ کو اس بارے میں اجازت دوں گا۔ یہ ساری باتیں ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں طے ہو چکی ہیں۔ اب میں سب سے گزارش کر رہا ہوں کہ security point of view سے آئندہ آپ تمام کو ان باتوں کا خیال کرنا چاہئے لیکن میں اپنے بھائی چودھری ظہیر الدین سے کہوں گا کہ جس طرح سے ایڈوائزری کمیٹی میں ہماری بات ہوئی ہے اس میں آپ موجود تھے کہ آج کسی قسم کا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا، ایک دوسرے پر interruptions نہیں کریں گے اور ایک دوسرے کے بارے میں غلط بات نہیں کریں گے مہربانی کر کے ان کو ہدایت فرمائیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! گاڑی کے بارے میں بھی کچھ کہیں۔

جناب سپیکر: جی، گاڑی کے بارے میں، میں نے کہہ دیا ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اگر چیف منسٹر صاحب کی گاڑی اندر آسکتی ہے تو قائد حزب اختلاف کا بھی اتنا ہی privilege ہے، ان کی گاڑی بھی اندر آئے گی۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ یہ میرا کام ہے اور اس کو میں خود دیکھتا ہوں۔ آپ اس بات کو چھوڑیں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ! مجھے بات کرنے دیں۔ ان کا مائیک بند کر دیں۔

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! ruling دیں۔

حلف

تعزیرات اسلامی جمہوریہ پاکستان میں ہونے والی

اٹھارھویں ترمیم کے تحت جناب سپیکر کا حلف

جناب سپیکر: میں نے یہ ساری بات بتا دی ہے، آپ تشریف رکھیں۔ جیسا کہ آپ سب کے علم میں ہو گا کہ آئین میں کی جانے والی حالیہ اٹھارھویں ترمیم کے ذریعے آئین کے آرٹیکل 104 میں بھی ترمیم کی گئی ہے جس کے مطابق گورنر کے بیرون ملک ہونے یا کسی اور وجہ سے غیر موجودگی کی صورت میں سپیکر اسمبلی قائم مقام گورنر کے فرائض سرانجام دے گا۔ اس مذکورہ آئینی تقاضے کے تابع آئین کے تیسرے شیڈول میں دیئے گئے سپیکر صوبائی اسمبلی کے حلف میں بھی ضروری ترمیم کی گئی ہے اس آئینی تقاضے کو پورا کرنے کی غرض سے ضروری ہے کہ میں بطور سپیکر ترمیم شدہ حلف لوں تاکہ آئندہ قائم مقام گورنر کا عہدہ سنبھالنے کے لئے بار بار حلف نہ لینا پڑے۔ حلف کے طریق کار کے بارے میں وضاحت کرتا چلوں کہ آئین کے آرٹیکل 53(2) جسے آرٹیکل 127 کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے اور قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ نمبر 9(10) میں تحریر ہے کہ سپیکر اسمبلی کے سامنے حلف لے گا اس ضمن میں یہ صراحت کہیں نہیں ہے کہ خود ہی حلف اسمبلی کے سامنے اُٹھانا ہے یا کسی اتھارٹی نے اُٹھوانا ہے جیسا کہ وزیراعلیٰ، چیف جسٹس وغیرہ کے حلف کے لئے صراحت کی گئی ہے۔ تاہم اس سلسلے میں precedents موجود ہیں جب 1973 کا آئین منظور ہونے کے بعد پہلے 23۔جون 1973 کو اور پھر 21۔ستمبر 1973 کو سپیکر نے اسمبلی کے سامنے حلف لیا ہے، وہ حلف کسی اتھارٹی نے ان سے نہیں لیا تھا۔ علاوہ ازیں اس حوالے سے 29۔مئی 1985 کو پنجاب اسمبلی کے اس وقت کے سپیکر کی ایک تفصیلی ruling بھی موجود ہے جس سے decision of the Chair کے صفحہ 244 پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے لہٰذا مذکورہ بالا precedents کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں بھی اسمبلی کے سامنے ترمیم شدہ حلف لیتا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ Rules of Business کے خلاف ہے یا تو آپ rules کو suspend کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس کو challenge کر دیں۔ It is overruled.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! بجٹ والے دن rules کے مطابق اور کوئی بزنس نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: یہ کوئی بزنس نہیں ہے۔ میں یہ ruling دیتا ہوں کہ یہ کوئی بزنس نہیں ہے۔ میں حلف لیتا ہوں۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان نے آئین
کی اٹھارھویں ترمیم کے تحت ترمیم شدہ حلف لیا)

نو منتخب اراکین اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: مجھے بتایا گیا ہے کہ چار نو منتخب اراکین جن میں

1۔ سید باسط احمد سلطان، ایم پی اے پی پی-259
2۔ میاں محمد اجمل آصف، ایم پی اے پی پی-63
3۔ جناب احمد مجتبیٰ گیلانی، ایم پی اے پی پی-206
4۔ سردار میر بادشاہ قیصرانی، ایم پی اے پی پی-240

حلف لینے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ حلف لینے کے لئے اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں اور اس کے بعد حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔

جناب نجف سیال خان عباس: جناب سپیکر! Rules suspend کر دیں۔ ہم اس کو عدالت میں لے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جائیں، کسی عدالت میں چیلنج کریں، میں خود بتاؤں گا۔ آپ کر لیں جو آپ کے اختیار میں ہے۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
ظلم کے یہ ضابطے ہم نہیں مانتے کی نعرہ بازی)

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر سید باسط احمد سلطان ایم پی اے، میاں محمد اجمل آصف ایم پی اے،
جناب احمد مجتبیٰ گیلانی ایم پی اے اور سردار میر بادشاہ قیصرانی ایم پی اے نے حلف لیا

اور حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب بولیں جو بولنا ہے میں آپ کی بات سنتا ہوں۔

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! اٹھارھویں ترمیم میں لوٹے بھی واپس لئے جائیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: یہ حلف غلط ہے۔ یہ پی پی کی سیٹ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: Your talk is overruled. No this is not way آپ بیٹھیں، تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ oath valid نہیں ہے۔ This is invalid.

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، یہ ہاؤس کے ممبران ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ہم تمام اپوزیشن کے ممبران ان کو حلف لینے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں صرف اتنی سی بات کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہمارے اپوزیشن کے ممبران یہاں پر ایک بات کرنا چاہتے تھے تو وہ چیئر اور Treasury Benches کی بہتری کے لئے تھی۔ ایک designated seat کے ہوتے ہوئے پیپلز پارٹی کا ایک رکن جو اپنی سیٹ کی بجائے اپوزیشن کی سیٹ پر بیٹھ کر oath لے رہا تھا تو وہ rules کے مطابق valid نہیں تھا۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سُنیں۔ وہ پیپلز پارٹی کی سیٹ پر نہیں بیٹھے تھے، وہ اس سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے جو کہ ایم ایم اے کی سیٹ ہے۔ (قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! وہ ایک دوسری پارٹی کی designated seat پر بیٹھے ہوئے تھے اگر یہ سُن لیا جاتا تو چھوٹی سی بات تھی اس سے حکومت کی بھی بہتری ہوتی اور ایوان بھی بہتر طریقے سے چلتا۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب ! میری بات سُنیں ۔ دیکھیں! ابھی وہ stranger کی حیثیت سے تھے، حلف لینے کے بعد وہ اس معزز ایوان کے رکن بنے ہیں۔ اب ان کو سیٹ الاٹ ہو گی اس سے پہلے ہم ان کو سیٹ الاٹ نہیں کر سکتے۔ بس. Ruling is out, over now. بہت مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میرا یہ right ہے کہ میں اپنی معروضات پیش کروں جبکہ یہاں پر Chief Executive of the Province بھی موجود ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ جو ارشاد فرمائیں گے ہم اس کی تعمیل کریں گے لیکن ایک ممبر جو یہاں پر بیٹھے تھے ان پر ہمیشہ کے لئے question mark رہے گا کہ انہوں نے غلط oath لیا ہے۔ ان کے لئے یہ بہتر ہے کہ وہ خود کسی دوسری سیٹ سے oath لے لیں ورنہ نظر یہ آتا ہے کہ گورنمنٹ کا اور ان کا اتنا strong makeshift arrangement ہے کہ پہلے تو وہ آکر ایک منسٹر کی سیٹ پر بیٹھ گئے، اس کے بعد ایک پارٹی لیڈر کی سیٹ پر بیٹھ گئے، وہ اپنی کسی سیٹ پر بھی بیٹھ سکتے تھے۔

جناب سپیکر: جی، وہ آپ کی کسی سیٹ پر تو نہیں بیٹھے۔ (شور و غل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
ہم نہیں مانتے ظلم کے یہ ضابطے کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: چودھری صاحب! 'جان دیو'۔

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میں نے ان کو بھی کہا ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر سے پرہیز کیجئے۔ مجھے آگے چلنے دیں۔ آج بجٹ پیش ہونا ہے، ساری قوم دیکھ رہی ہے۔ آپ کی بہت مہربانی، شکریہ جیسا کہ آپ کو

معلوم ہے کہ آج کا دن جناب گورنر پنجاب نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ(1)134 کے تحت بجٹ پیش کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔میں وزیر خزانہ جناب تنویر اشرف کائرہ صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ تقریر کا آغاز کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر بابت سال2010-11

وزیر خزانہ(جناب تنویر اشرف کائرہ):اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ مجھے آج اس ایوان میں مسلسل تیسری بار پنجاب کی جمہوری حکومت کا سالانہ بجٹ پڑھنے کا موقع مل رہا ہے۔

جناب سپیکر!

2۔ یہ معزز ایوان اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ جب سے موجودہ حکومت نے صوبہ پنجاب میں ذمہ داریاں سنبھالی ہیں بین الاقوامی اور قومی معیشت کو غیر معمولی بحران کا سامنا رہا ہے۔ اس بحران کے نتیجہ میں جہاں پاکستان کا GDP growth rate،1.2فیصد کی تشویشناک حد تک کم ہو گیا وہاں افراط زر کی شرح25فیصد تک جا پہنچی۔اس شرح میں یہ کمی اور افراط زر کی شرح میں اس قدر اضافہ پچھلے کئی عشروں میں دیکھنے میں نہیں آیا۔(قطع کلامیاں)

محترمہ سیمل کامران:جناب سپیکر!بجٹ اخباروں میں آچکا ہے۔

جناب سپیکر:میں نے آپ کو بولنے کی اجازت نہیں دی، آپ تشریف رکھیں۔

وزیر خزانہ(جناب تنویر اشرف کائرہ):ملک میں پیدا ہونے والے توانائی کے بحران اور اس کے نتیجے میں بجلی اور گیس کی متواتر لوڈ شیڈنگ نے ہمارے صوبہ کی صنعتی اور کاروباری سرگرمیوں پر انتہائی منفی اثرات مرتب کئے۔ یہ ایک غیر معمولی صورتحال تھی جس سے دوسرے صوبوں کی طرح پنجاب کی معیشت بھی متاثر ہوئی۔

جناب سپیکر!

3۔ پنجاب حکومت نے صوبے کی معیشت کو درپیش اقتصادی اور معاشی مسائل کا پورے عزم اور حوصلے کے ساتھ سامنا کیا اور ان تمام منفی عوامل کے باوجود اپنی انتظامی اور مالی کارکردگی کو بہتر بنانے کی کوششیں جاری رکھیں۔ ہماری یہ کوششیں کس حد تک ثمر آور ہوئیں اس کا ایک اندازہ Punjab Economic Research Instituteکی رپورٹ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ اس رپورٹ کے مندرجات اس امر کے شاہد ہیں کہ پنجاب کی معیشت بہتری کی طرف گامزن ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! بجٹ confidential document ہوتا ہے، یہ اخباروں میں چھپ چکا ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): پنجاب کا GDP growth rate رواں مالی سال میں Provisional اعداد و شمار کے مطابق پچھلے سال کی 1.2 فیصد کی شرح سے بڑھ کر 4.25 کی شرح تک پہنچ گیا ہے۔ آئندہ سال اس میں مزید اضافہ متوقع ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! اگر ہماری بات نہ سُنی گئی تو ہم بائیکاٹ کریں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: وزیر زراعت اولکھ صاحب اور ڈپٹی سپیکر رانا مشہود صاحب جائیں اور اپوزیشن کے ممبران کو واپس لے کر آئیں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ):

جناب سپیکر!

4۔ اس حقیقت سے کون آگاہ نہیں کہ ملک کے سب سے بڑے صوبے کے growth rate میں ہونے والا اضافہ دراصل قومی growth rate میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔

جناب سپیکر!

5۔ دہشت گردی اور انتہا پسندی نے کئی برسوں سے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ ہماری مسلح افواج، پولیس اور عوام جس ہمت اور جوانمردی سے اس عفریت کا مقابلہ کر رہے ہیں وہ ہر اعتبار سے قابل تحسین ہے۔ پنجاب حکومت دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے پولیس افسروں، جوانوں اور شہریوں کے اہل خانہ کے احساسات اور مسائل سے بخوبی آگاہ ہے اور اس نے ان متاثرہ خاندانوں کی اخلاقی اور مالی مدد میں کبھی کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی۔

جناب سپیکر!

6۔ ہر وفاق کی طرح پاکستان کے صوبے بھی وسائل کے حصول کے لئے مرکز کی طرف دیکھتے رہے ہیں۔ پاکستان میں کسی منصفانہ متوازن اور متفقہ N.F.C ایوارڈ کی عدم موجودگی میں صوبے ان وسائل کی تقسیم کے حوالے سے نہ صرف مرکز سے نالاں رہے بلکہ یہ صورتحال خود صوبوں کے درمیان بھی رنجشوں کو جنم دینے کا باعث بنی۔ بدقسمتی سے پنجاب کو اس ضمن میں چھوٹے صوبوں کی طرف سے تنقید کا زیادہ نشانہ بنایا گیا۔ الحمدللہ ساتویں N.F.C ایوارڈ نے ان رنجشوں کو ختم کر کے پاکستان میں صوبوں کے درمیان رواداری، افہام و تفہیم اور ایثار و قربانی کی لائق تحسین بنیادیں فراہم کیں۔ پنجاب کو پاکستان کے تمام صوبوں کے وزرائے اعلیٰ کے اس تاریخی اجلاس کی میزبانی کا اعزاز حاصل ہے جس میں N.F.C ایوارڈ پر اتفاقِ رائے کیا گیا۔ اس ایوارڈ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے جس فہم و فراست، دور اندیشی اور معاملہ فہمی سے کام لیا وہ ہر اعتبار سے لائق تحسین ہے۔ ایوارڈ کی منظوری میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی خدمات کا اعتراف تمام صوبوں کے وزرائے اعلیٰ اور وفاقی حکومت نے برملا کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ ختم
کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر!

7۔ اس ایوارڈ کے تحت پنجاب میں چھوٹے صوبوں خصوصاً بلوچستان کے عوام کے ساتھ یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جس جذبہ ایثار کا اظہار کیا اس کا تذکرہ پاکستان میں قومی یکجہتی اور اتحاد کے لئے کی جانے والی کوششوں کو تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔N.F.C ایوارڈ کے ذریعے وفاق نے اپنا sizeable share کم کیا اور صوبوں کو accommodate کیا

اس حوالے سے وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی، سابق وزیر خزانہ شوکت ترین اور دیگر صوبوں کے وزرائے خزانہ کا کردار انتہائی مثبت رہا جس کی وجہ سے ساتویں N.F.C ایوارڈ پر صرف چارماہ کی ریکارڈ مدت میں اتفاق رائے ممکن ہوا۔ N.F.C ایوارڈ کی Signing Ceremony اس لحاظ سے یادگار تھی کہ صدر مملکت جناب آصف علی زرداری نے اس تقریب میں چاروں صوبوں کے گورنروں، وزرائے اعلیٰ، اپوزیشن جماعت پاکستان مسلم لیگ کے قائد میاں محمد نواز شریف سمیت تمام اتحادی جماعتوں کے قائدین کو مدعو کیا اور یقیناً پاکستان کی یہ سیاسی تاریخ کا ایک تاریخ ساز دن تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

8۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کو یہ بتاتا چلوں کہ ساتویں N.F.C ایوارڈ کی وجہ سے پنجاب کو آئندہ مالی سال میں وفاقی قابل تقسیم محاصل میں سے 51۔ارب روپے، GST on services کی مد میں اضافی 47۔ارب روپے ملنے کی توقع ہے اس طرح آئندہ برس پنجاب کو مجموعی طور پر 98۔ارب روپے کے اضافی وسائل حاصل ہونے کی توقع ہے۔

جناب سپیکر!

9۔ پاکستان کے آئین کے مطابق Hydel Power Projects پر net profit کا حق اس صوبے کو تفویض کیا گیا ہے جہاں پر پاور پراجیکٹ واقع ہو۔1996 سے پنجاب کو اس کے Hydel Power Projects پر net hydel profit کے حق سے محروم کر

دیا گیا۔گزشتہ حکومت نے پنجاب کے اس حق کے لئے کوشش کرنا تو ایک طرف سوچنے کی زحمت بھی گوارانہ کی۔وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی ذاتی کاوشوں کے نتیجہ میں آپ کی منتخب حکومت اپنا یہ حق تسلیم کروانے میں کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ہم وزیر اعظم پاکستان سید یوسف رضا گیلانی کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اس ضمن میں حکومت پنجاب سے بھرپور تعاون کیا۔میں نہایت مسرت کے ساتھ یہ اعلان کر رہا ہوں کہ اس ضمن میں سال05-2004تک کے واجبات کا تعین کرنے کے بعد اس مد میں 28.2۔ارب روپے کی رقم پر پنجاب کا حق تسلیم کیا جا چکا ہے۔اس رقم میں رواں مالی سال میں وفاق نے پنجاب کو13۔ارب روپے ادا کر دیئے ہیں اور بقیہ 15.2۔ارب روپے کی رقم آئندہ تین برسوں میں مساوی اقساط میں پنجاب کو ادا کر دی جائے گی ۔ سال 06-2005 سے بعد کے عرصہ کے واجبات کے تعین اور وصولی کے لئے وفاقی حکومت سے بات چیت جاری ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

10۔ N.F.C ایوارڈ کی کامیابی اور net hydel profit کے حصول نے اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے کہ ایک منتخب جمہوری قیادت ہی مشکل اور پیچیدہ قومی مسائل کو بطریق احسن حل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔مجھے یہاں یہ کہنے کی بھی اجازت دیجئے کہ N.F.C ایوارڈ اور اٹھارھویں آئینی ترمیم اس قومی یکجہتی اور قومی وحدت کے ثمرات ہیں جس کا اظہار محترمہ شہید بے نظیر بھٹو اور مسلم لیگ کے قائد محترم میاں محمد نواز شریف نے چارٹر آف ڈیمو کریسی میں کیا تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

آج صدر جناب آصف علی زرداری اپنی شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کے جمہوری وعدے کو جس نیک نیتی اور خوش اسلوبی سے نباہ رہے ہیں یہ صرف انہی کا خاصا ہے۔صدر پاکستان نے اٹھارھویں ترمیم پاس کر کے اپنے اختیارات پارلیمنٹ کو سونپ کر جمہوریت اور جمہوری اداروں کو مضبوط کیا ہے اور آج تمام سیاسی جماعتیں پارلیمنٹ کی خود مختاری کے لئے یکجا ہیں۔

جناب سپیکر!

11۔ اٹھارھویں آئینی ترمیم سے جہاں ہم نے صوبائی خود مختاری کی طرف ایک اہم پیشرفت کی ہے وہاں concurrent list ختم ہونے سے صوبے کی انتظامی ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہو گا۔ حکومت پنجاب اپنی نئی آئینی ذمہ داریوں سے پوری طرح آگاہ ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ساتویں N.F.C ایوارڈ میں وفاق اور صوبوں کے درمیان وسائل کی تقسیم وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی موجودہ ذمہ داریوں کے پیش نظر کی گئی ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ جونہی اضافی ذمہ داریاں وفاق سے صوبوں کو منتقل ہوں گی ان ذمہ داریوں کی نسبت سے ان کے مالی وسائل بھی وفاق سے صوبوں کو منتقل کر دیئے جائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

12۔ آپ کو یاد ہو گا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے وزارت اعلیٰ کا منصب سنبھالنے کے بعد اپنی حکومت کی جن ترجیحات کا ذکر کیا تھا ان میں:

- فوری اور سستے انصاف کی فراہمی اور عوام کے جان ومال کا تحفظ
- غربت میں کمی، غریب اور متوسط طبقہ کو سہولیات کی فراہمی
- تعلیم کا فروغ، محنتی اور ہونہار طلبہ کی حوصلہ افزائی
- صحت عامہ کی سہولیات کا فروغ اور
- زراعت کی ترقی اور کسانوں خصوصاً چھوٹے کاشتکاروں کے حقوق کا تحفظ سرفہرست ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

13۔ تاریخ گواہ ہے کہ صرف وہ قومیں ترقی اور خوشحالی کی منزل سے ہمکنار ہوئیں جنہوں نے اپنے فیصلے انصاف سے کئے اور پوری ذمہ داری سے ان فیصلوں پر عملدر آمد کیا۔ عوام کے لئے فوری اور سستے انصاف کے حصول کو ہم ایک مشن سمجھتے ہیں۔ ہماری حکومت نے ایک missionary جذبہ کے تحت عدلیہ اور ماتحت عدالتوں کو مالی وسائل فراہم کرنے کے لئے پہلا قدم اٹھایا ہے۔ پنجاب حکومت صوبے میں آزاد اور خود مختار عدلیہ کے استحکام کے لئے اپنا بھر پور کردار ادا کرنے کے عزم کا اعادہ کرتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

14۔ لوگوں کے جان ومال کے تحفظ اور صوبہ میں امن وامان کی صورتحال کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے ہماری حکومت نے پولیس فورس کو جدید خطوط پر مسلح اور منظم کرنے کے متواتر اقدامات کئے ہیں۔ رواں مالی سال میں پولیس کے لئے مختص کردہ فنڈز 43۔ارب27 کروڑ روپے کے تھے انہیں بڑھا کر اگلے مالی سال میں 49۔ارب20 کروڑ روپے کرنے کی تجویز ہے جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 13 فیصد زیادہ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

15۔ غربت میں کمی اور محروم معیشت طبقات سے تعلق رکھنے والے عوام کے کاندھوں پر زندگی کے مسائل کے بوجھ کو کم کرنا ہماری اہم ترین ترجیحات میں شامل ہے۔غریب اور کچی آبادیوں میں رہنے والوں کے لئے سستی روٹی سکیم ، آٹے کی قیمت کو پورے پنجاب میں مناسب سطح پر رکھنے کے لئے wheat subsidy اور رمضان المبارک کے دوران عوام کو سستا آٹا اور چینی فراہم کرنے کے اقدامات انہی محروم معیشت طبقات کے ساتھ حکومت کے عہد وفا کی گواہی دیتے ہیں۔ حکومت نے اس برس مہنگائی کے ستائے ہوئے عوام کا بوجھ بٹانے کے لئے تقریباً 15۔ارب روپے کی رقم سبسڈی کے طور پر فراہم کی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

16۔ میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ غریب اور نچلے متوسط طبقہ کی امداد کے لئے شروع کی گئی سکیمیں جاری رکھی جائیں گی۔2010-11 کے بجٹ میں pro-poor سکیموں کی مد میں دی جانے والی سبسڈی کو 15۔ارب روپے سے بڑھا کر 21۔ارب روپے کیا جارہا ہے۔اس 21۔ارب روپے کی خطیر سبسڈی میں گندم پر 13۔ارب روپے، سستی روٹی سکیم پر 5۔ارب روپے، Ramzan Package پر 2۔ارب روپے اور پبلک ٹرانسپورٹ پر ایک ارب روپے شامل ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

17۔ کون نہیں جانتا کہ زمین کی قیمتوں اور تعمیراتی اخراجات میں ہوش رُبا اضافے کے باعث اپنے گھروں کی تعمیر غریب اور متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے عوام کے لئے ایک خواب بن کر رہ گیا ہے۔ میں نہایت مسرت کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں کہ حکومت پنجاب نے صوبہ میں غریب اور کم وسیلہ طبقات کی قوت خرید کو پیش نظر رکھتے ہوئے کم لاگت والے تیار شدہ آرام دہ اور معیاری گھر مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس مقصد کے لئے Punjab Land Development Company تشکیل دی جاچکی ہے جس نے سرکاری اور نجی شعبہ کے باہمی تعاون سے گھروں کی تعمیر کے لئے سرکاری زمینوں کا سروے شروع کر دیا ہے اس کمپنی کو 250 ملین روپے کی seed money دی جاچکی ہے۔ اگلے سال اس مد میں 100 فیصد اضافے کے ساتھ 500 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

18۔ دیہی علاقوں میں تقریباً 2 لاکھ غریب گھرانوں کو پانچ مرلہ فی خاندان اراضی مفت فراہم کی جا رہی ہے۔سرکاری بقایاجات کی ادائیگی پر چھوٹے مزارعین کی lease میں توسیع کرنے کی سکیم متعارف کروائی جا رہی ہے۔ اس سکیم سے تقریباً 29,000 غریب خاندان مستفید ہوں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

19۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی معیشت کا جائزہ لیں تو ان ممالک کی معاشی اور اقتصادی ترقی میں تعلیم کا کردار کلیدی اہمیت کا حامل نظر آتا ہے۔صوبے میں تعلیم کا فروغ اور تعلیمی معیار میں اضافہ پنجاب حکومت کی ترجیحات میں اولین حیثیت رکھتا ہے۔صوبے میں عام تعلیم کے ساتھ ساتھ اعلیٰ اور پیشہ ورانہ تعلیم کے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا کئے جا رہے ہیں۔اسی طرح کم وسیلہ مگر ہونہار طلبہ کو معیاری تعلیم دلانے کے لئے ان کی حوصلہ افزائی کے عملی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

- یہ حقیقت ایک لمحہ فکریہ سے کم نہیں کہ پنجاب کی 41 فیصد آبادی ابھی تک تعلیم کے زیور سے محروم ہے۔ حکومت کا یہ عزم ہے کہ وہ 2015 تک سکول جانے کی عمر کے ہر بچے کو

تعلیم تک رسائی مہیا کرے گی۔ اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے حکومت نے کئی پروگرام شروع کر رکھے ہیں۔

- ❖ میں نے ابھی کم وسیلہ مگر ہونہار طلبہ کو معیاری اور اعلیٰ تعلیم دلانے کے لئے پنجاب حکومت کے عزم کا اظہار کیا تھا۔ اس مقصد کے لئے قائم کئے گئے پنجاب ایجوکیشنل انڈوومنٹ فنڈ میں اب تک 4۔ارب روپے کی خطیر رقم فراہم کی جا چکی ہے۔ آئندہ مالی سال میں اس فنڈ کے لئے مزید 2۔ارب روپے فراہم کرنے کی تجویز ہے۔ ہمارا عزم ہے کہ آئندہ تین برس کے عرصے میں یہ فنڈ 10۔ارب روپے کے وسائل حاصل کرلے گا۔ مجھے یقین ہے کہ اس فنڈ کی موجودگی میں پنجاب کا کوئی ہونہار اور باصلاحیت طالب علم محض وسائل کی کمی کی بنا پر پاکستان میں یا بیرون ملک اعلیٰ تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "چینی چور، آٹا چور، ساڈا پچھا چھوڑ"، "-/2روپے کی روٹی-/100روپے کی دال، ہو گیا برا حال، ہو گیا برا حال" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: Order please, order please.منسٹر صاحب! آپ چلتے جائیں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ):

- ❖ جناب سپیکر! تعلیمی میدان میں position holders کی صلاحیتوں کے اعتراف اور ان میں خود اعتمادی پیدا کرنے کے لئے انہیں ایوارڈ دینے کے علاوہ سرکاری خرچ پر بیرون ممالک کے تعلیمی دورے کروائے جا رہے ہیں۔ آئندہ مالی سال میں بھی position holders کی حوصلہ افزائی کے سلسلہ کو جاری رکھا جائے گا جس کے لئے 16 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے اور ان کے غیر ملکی مطالعاتی دوروں کے لئے 5 کروڑ 50 لاکھ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔
- ❖ اساتذہ کی تربیت اور امتحانی نتائج میں غیر معمولی کارکردگی پر ان کی حوصلہ افزائی کے لئے انعامات کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا اور ان مدوں میں آئندہ مالی سال میں 10 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔

- وہ معذور طالب علم جو عام سکولوں میں تعلیم جاری رکھنے کے قابل ہوں گے ان کے لئے ان عام سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے کے خصوصی انتظامات کئے جائیں گے۔
- رواں مالی سال میں طالب علموں میں ایک ارب80 کروڑ روپے کی text books مفت جاری کی گئیں۔ آئندہ سال بھی ایک ارب80 کروڑ روپے کی text books مفت تقسیم کی جائیں گی۔(نعرہ ہائے تحسین)
- اس برس پسماندہ اور دور دراز علاقوں میں بچیوں میں تشویشناک حد تک کم شرح خواندگی کے پیش نظر میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے والی طالبات میں ایک ارب روپے کے وظائف جاری کئے گئے۔ آئندہ مالی سال میں ان علاقوں کی طالبات کے لئے ایک ارب5 کروڑ روپے کے وظائف مختص کئے گئے ہیں۔
- حکومت پنجاب نے اس برس طلبہ کو کمپیوٹر ٹیکنالوجی سے آگاہ کرنے کے لئے 4۔ارب 90 کروڑ روپے کی لاگت سے 4,286 سرکاری سکولوں میں جدید آئی ٹی لیب کے انقلابی منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔
- پنجاب میں انجینئرنگ کی تعلیم کے لئے سرکاری کالجوں اور یونیورسٹیوں میں دوسرے صوبوں کے مقابلہ میں نشستوں کی شرح نسبتاً کم ہے۔پنجاب حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ تعلیمی سال سے انجینئرنگ کی تعلیم کے لئے سرکاری یونیورسٹیوں اور کالجوں میں موجود نشستوں کی تعداد میں 300 نشستوں کا اضافہ کیا جائے گا اور آئندہ 4 برسوں میں اس تعداد کو بڑھا کر 1200 تک لے جایا جائے گا۔ اسی طرح حکومت نے صحت عامہ کی سہولتوں کو وسعت دینے کے لئے میڈیکل کالجوں کی نشستوں میں اضافے کا فیصلہ کیا ہے۔ ستمبر 2010 سے شروع ہونے والے تعلیمی سال سے صوبے کے موجودہ میڈیکل کالجوں میں 452 نشستوں کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔اس کے علاوہ اگلے سال کے دوران صوبے میں چار نئے میڈیکل کالجوں کی تعمیر مکمل ہونے پر اس تعداد میں مزید 550 نشستوں کا اضافہ ہو جائے گا جس سے مجموعی طور پر ہر سال 1000 سے زائد اضافی ڈاکٹر تیار کئے جائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

20۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ تعلیم کا شعبہ حکومت پنجاب کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔اگلے مالی سال میں اس شعبہ میں ترقیاتی اور جاری اخراجات کے لئے مجموعی طور پر 53۔ارب99 کروڑ روپے کی رقم رکھی جا رہی ہے جو کہ رواں مالی سال کے تخمینہ سے 12فیصد زیادہ ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "چینی چور، آٹا چور، ساڈا پچھا چھوڑ"، "-/2روپے کی روٹی-/100روپے کی دال، ہو گیا براحال، ہو گیا براحال" کی نعرہ بازی)

MR. SPEAKER: Order please. Order please. Order please.

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر!

21۔ تعلیم کی طرح صحت بھی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔

- ❖ سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی مفت فراہمی کا سلسلہ جاری رکھا گیا ہے اس کے لئے آئندہ مالی سال میں ٹیچنگ ہسپتال، D.H.Q اور T.H.Q میں تمام مریضوں کو ادویات کی فراہمی کے لئے 6۔ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)
- ❖ ضلعی اور تحصیل سطح کے ہسپتالوں میں ادویات کی فراہمی کے لئے ایک ارب ساڑھے 27 کروڑ روپے صرف کئے جائیں گے۔یہ رقم ضلعی حکومتوں کی طرف سے فراہم کردہ بجٹ کے علاوہ ہو گی۔
- ❖ اگلے مالی سال میں مفت Dialysis کی سہولت کا دائرہ کار صوبے بھر میں پھیلایا جا رہا ہے اس مقصد کے لئے 30 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔
- ❖ آئندہ برس کے دوران D.H.Q ہسپتال سرگودھا اور غلام محمد آباد ہسپتال فیصل آباد کی تکمیل کے لئے درکار تمام فنڈز مہیا کر دیئے جائیں گے۔
- ❖ آئندہ برس کے دوران راولپنڈی میں ایک جدید ترین کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ قائم کیا جا رہا ہے اس انسٹیٹیوٹ کی تکمیل کو 11-2010 کے دوران ہی یقینی بنایا جائے گا۔
- ❖ آئندہ برس ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے لئے 33 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

- آپ کی حکومت نے صحت عامہ کی سہولتوں کو وسعت دینے کے لئے پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ جدید ترین موبائل ہسپتالوں کو متعارف کرانے کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ آئندہ برس کے اختتام تک صوبے میں اس طرح کے 22 موبائل ہسپتال اپنا کام شروع کر دیں گے۔ اس منصوبے کے آغاز کے لئے دور افتادہ اور پسماندہ علاقوں کا ترجیحی بنیادوں پر انتخاب کیا گیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)
- آپ کی حکومت نے آئندہ برس کے دوران صوبے میں کڈنی سنٹرز کے علاوہ Liver Transplant کے مراکز قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جناب سپیکر! liver transplant کے متعلق میں ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ Liver Transplant کی facility private sector میں بھی نہیں ہے۔ پورے پاکستان میں یہ facility نہیں ہے۔ حکومت پنجاب پہلی دفعہ پاکستان میں یہ facility متعارف کروا رہی ہے۔ Liver Transplant کے یہ مراکز پاکستان میں قائم کئے جانے والے اولین مراکز ہوں گے۔ یہ مراکز چلڈرن ہسپتال لاہور، ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی اور نشتر ہسپتال ملتان میں قائم کئے جا رہے ہیں۔

- پنجاب حکومت نے جذبہ خیر سگالی کے تحت صوبہ بلوچستان میں کوئٹہ کے مقام پر جدید سہولتوں سے مزین 2۔ارب روپے کی لاگت سے ہسپتال برائے امراض قلب کا منصوبہ بنایا ہے۔ اس مقصد کے لئے اگلے مالی سال میں ایک ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔
- آئندہ مالی سال کے بجٹ میں صحت کے شعبہ میں ترقیاتی و جاری اخراجات کے لئے مجموعی طور پر 43۔ارب 80 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں جو رواں مالی سال کے تخمینہ کے مقابلے میں 16.6 فیصد زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!

22۔ کون نہیں جانتا کہ بے روزگاری ہمارے معاشرے کے لئے ایک سنگین مسئلے کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ اس مسئلے سے ہمارا نوجوان طبقہ سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے اور اس صورتحال کے نتیجہ میں ہمارے نوجوانوں میں مایوسی اور بے یقینی کے رجحانات خطرناک شکل اختیار

کرتے جارہے ہیں۔ آپ کی حکومت نے باصلاحیت نوجوانوں کو باعزت روزگار کی فراہمی کے لئے Punjab Youth Employment Fund قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ حکومت پنجاب کا یہ اقدام معاشرے میں انہیں صحیح مقام دلانے اور انتہا پسندی جیسے رجحانات سے دور رکھنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

جناب سپیکر!

23۔ حکومت نے اسی سمت میں ایک اور مثبت قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے جس کے تحت زرعی اور ویٹرنری گریجویٹس کو 25 ایکڑ فی کس کے حساب سے سرکاری زمین 15 سال کی lease پر دی جائے گی۔ اس زمین پر ماڈل زرعی فارم بنانے کے لئے 9 لاکھ روپے فی زرعی گریجویٹ قرضہ فراہم کیا جائے گا۔ اس سکیم کے تحت جہاں ایک طرف زرعی گریجویٹس میں پائی جانے والی بے روزگاری پر قابو پایا جائے گا وہاں صوبے میں تقریباً 30,000 ایکڑ رقبہ کو زیر کاشت لانے پر جنگلات اور زرعی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہونے کی توقع ہے۔

جناب سپیکر!

24۔ Urbanization کی وجہ سے پنجاب کے بڑے شہروں کی آبادی میں گزشتہ چند برسوں میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ اس وجہ سے ان شہروں میں پیدا ہونے والے مسائل میں سے ایک بہت بڑا مسئلہ solid waste کے مناسب انتظام کا فقدان ہے۔ چنانچہ حکومت پنجاب اگلے مالی سال میں جدید اور scientific خطوط پر مبنی solid Waste Management کا نظام قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ابتدائی طور پر اس مقصد کے لئے 2۔ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ یہ نظام برادر اسلامی ملک ترکی کے ماہرین کے تعاون اور اشتراک سے قائم کیا جارہا ہے اور یہ ہر لحاظ سے بین الاقوامی معیار کے مطابق ہوگا۔

جناب سپیکر!

25۔ آپ کی حکومت نے صوبے کے بے زمین کاشتکاروں کو تقریباً 4 لاکھ ایکڑ اراضی lease پر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ زمین ناجائز قابضین سے چھڑا کر ایک نہایت شفاف عمل کے ذریعے غریب کاشتکاروں کو دی جا رہی ہے۔ اس عوامی فلاحی پروگرام سے صوبے کے 40,000 خاندان مستفید ہوں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

26۔ صوبے کے طول و عرض میں واقع ایسی سرکاری املاک جو کسی مصرف میں نہیں یا قبضہ گروپوں کے تصرف میں ہیں اور آئندہ بھی کسی عوامی فلاحی منصوبے کے لئے ان کے استعمال کا امکان نہیں ہے ان کو نیلام کر کے حاصل ہونے والی رقوم کو ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ اس نجکاری کے عمل میں تین باتوں کا بطور خاص خیال رکھا گیا ہے یعنی ایک تو نیلامی کا سارا عمل شفاف طریقہ سے ہو۔

- دوسرے نجکاری سے حاصل ہونے والی رقوم صرف ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی جائیں۔
- تیسرے نجکاری سے حاصل ہونے والی رقوم صرف ان اضلاع میں خرچ کی جائیں جہاں سے یہ رقوم وصول کی جائیں۔

جناب سپیکر!

27۔ رواں مالی سال میں تقریباً4۔ارب روپے مالیت کی سرکاری املاک کی نجکاری ہوئی ہے۔ آئندہ مالی سال میں اس مد میں 12۔ارب روپے کی آمدنی متوقع ہے۔

جناب سپیکر!

28۔ موجودہ مالی سال کے شروع میں حکومت نے غیر ترقیاتی اخراجات کم کرنے کے لئے ایک جامع action plan تیار کیا تھا۔ کفایت شعاری کے اس پلان پر سختی سے عمل کیا گیا اور اس امر کو یقینی بنایا گیا کہ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ میں سے فرنیچر، مشینری اور پر تعیش گاڑیوں کی خرید پر غیر ضروری اخراجات نہ کئے جائیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

29۔ میں یہاں اعلان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے آئندہ بجٹ میں وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کے لئے رکھی گئی رقم میں سے 25 فیصد رقم رضاکارانہ طور پر استعمال نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔میں یہاں یہ اعلان کرتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں کہ پنجاب کابینہ کے ارکان نے اپنی تنخواہوں میں25 فیصد کمی کا فیصلہ کیا ہے۔کابینہ کے تمام ارکان نے اس بات کا اعادہ بھی کیا ہے کہ ہم اپنے دفاتر کے اخراجات میں بھی25 فیصد کمی لائیں گے۔

جناب سپیکر!

30۔ میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال کے محصولات بیان کرنا چاہتا ہوں۔

مالی سال2010-11 میں General Revenue Receipts کا تخمینہ 558۔ارب 38 کروڑ روپے ہے۔اس میں N.F.C ایوارڈ کے تحت Divisible Pool سے حاصل ہونے والی آمدنی کا تخمینہ 435۔ارب50 کروڑ 3 لاکھ روپے ہے۔ براہ راست ٹرانسفر کی مد میں 6۔ارب26 کروڑ30 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے۔ صوبائی ٹیکس ریونیو 91۔ارب57 کروڑ80 لاکھ روپے اور صوبائی نان ٹیکس ریونیو کی مد میں24۔ارب63 کروڑ20 لاکھ روپے موصول ہونے کی امید ہے جو رواں مالی سال کے آمدنی کے تخمینہ سے 31 فیصد زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!

31۔ مالی سال2010-11 میں جاری اخراجات کا تخمینہ کچھ اس طرح ہے:

- جاری اخراجات کا کل تخمینہ 386۔ارب78 کروڑ روپے ہے۔ان جاریہ اخراجات اور net public account کا3۔ارب روپے کا deficit منہا کرنے کے بعد168۔ارب روپے کا net revenue surplus حاصل ہوگا جو ترقیاتی پروگرام کے لئے فراہم کیا جائے گا۔

(نعرہ ہائے تحسین)

- ❖ اس کے علاوہ current capital receipts کی مد میں فیڈرل گرانٹس 68 کروڑ روپے، foreign project assistance کے طور پر 12۔ارب59 کروڑ روپے اور Privatization Receipts کی مد میں 12۔ارب روپے موصول ہونے کی توقع ہے۔

جناب سپیکر!

32۔ اب میں اس معزز ایوان میں پنجاب کے آئندہ مالی سال کے مجوزہ ترقیاتی بجٹ کی تفصیل بیان کرتا ہوں۔ میں نہایت مسرت سے یہ اعلان کر رہا ہوں کہ مالی سال 11-2010 کے دوران ترقیاتی بجٹ کا حجم 193۔ارب50 کروڑ روپے کا ہو گا جو کہ صوبے کی تاریخ میں ایک ریکارڈ ترقیاتی بجٹ ہو گا۔ یہ بجٹ رواں مالی سال کے revised ترقیاتی بجٹ کے تخمینہ 134۔ارب70 کروڑ روپے سے 58۔ارب80 کروڑ روپے زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!

33۔ مالی سال 11-2010 کے ترقیاتی بجٹ کی منصوبہ بندی کرتے وقت جن بنیادی اصولوں کو مدنظر رکھا گیا ہے۔وہ یہ ہیں:

- ❖ جامع ترقی
- ❖ غربت میں کمی
- ❖ روزگار کے مواقع میں اضافہ
- ❖ صحت، تعلیم اور سہولیات زندگی سے متعلق شعبہ جات کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز کی فراہمی
- ❖ نئے انفراسٹرکچر کا قیام اور موجودہ انفراسٹرکچر کی بحالی اور بہتری
- ❖ صنعتی اور زرعی پیداوار میں اضافہ
- ❖ خوراک، پانی اور توانائی کی صورتحال میں بہتری
- ❖ پرائیویٹ سیکٹر کی تمام شعبوں میں شراکت کے لئے حوصلہ افزائی اور سازگار ماحول کی فراہمی
- ❖ ترقی کے عمل میں علاقائی توازن اور خواتین کی شمولیت اور

- جاری ترقیاتی سکیموں کی ترجیحی بنیادوں پر تکمیل

جناب سپیکر!

34۔ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں سماجی شعبہ جات، جن میں تعلیم، صحت، فراہمی و نکاسی آب اور سماجی بہبود وغیرہ شامل ہیں، پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ اگلے سال کے ترقیاتی پروگرام میں ان شعبہ جات کے لئے 68۔ارب 25 کروڑ روپے سے زائد رقوم مہیا کی جا رہی ہیں جو کہ موجودہ مالی سال کے نظر ثانی شدہ بجٹ سے 14 فیصد زائد ہے۔

- تعلیم کے شعبہ کے لئے ترقیاتی بجٹ کا تخمینہ 23۔ارب 30 کروڑ روپے ہے۔
- اگلے مالی سال کے بجٹ میں غریب عوام کے بچوں کی تعلیم کے لئے اعلیٰ ترین سطح کے تعلیمی اداروں یعنی دانش سکولز کے لئے 3۔ارب روپے مہیا کئے جائیں گے۔
- ہائی سکولوں میں سائنس لیبارٹریوں کے قیام کے لئے ایک ارب روپے رکھے جا رہے ہیں جبکہ ایلیمنٹری اور ہائی سکولوں میں کمپیوٹر کی تعلیم کے لئے پچاس کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)
- جناب سپیکر! اگلے مالی سال 11-2010 میں 800 سے زائد پرائمری سکولوں کو مڈل سکول کا درجہ دینے کے لئے 4۔ارب روپے سے زائد اور 200 مڈل سکولوں کو ہائی سکول کا درجہ دینے کے لئے 2۔ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ موجودہ سکولوں کی پرانی عمارتوں کی دوبارہ تعمیر کے لئے 60 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔
- صوبے کے 1500 سکولوں میں missing facilities کی فراہمی کے لئے 4۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔
- اسی طرح صوبہ میں نئے کالجز کے قیام اور موجودہ کالجز میں بنیادی ضروری سہولیات کی فراہمی کے لئے 6۔ارب 35 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اگلے مالی سال کے دوران منتخب ڈگری کالجز میں چار سالہ بی اے پروگرام شروع کیا جا رہا ہے۔ ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر پر پوسٹ گریجویٹ بلاکس کی تعمیر کے لئے 18 کروڑ روپے رکھے جا رہے ہیں۔ ان بلاکس کی تعمیر کے بعد ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر پر پوسٹ گریجویٹ کلاسوں کا آغاز ہو جائے گا۔

❖ اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے لئے حکومت پنجاب نے صوبہ کی 7 یونیورسٹیوں کی 15 نامکمل سکیموں کو مکمل کرنے کے لئے اگلے مالی سال کے بجٹ میں 38 کروڑ 37 لاکھ روپے مختص کئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

35۔ سماجی شعبہ میں صحت ایک نہایت اہم شعبہ ہے۔ صحت کے شعبہ میں آئندہ مالی سال 2010-11 میں ترقیاتی کاموں کے لئے 21۔ارب روپے صرف کرنے کی تجویز ہے۔ اگلے مالی سال میں صوبہ پنجاب میں ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ میں 4 نئے میڈیکل کالج قائم کئے جا رہے ہیں۔ یہ میڈیکل کالج صوبے میں پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کے ادارے کے تحت قائم کئے جانے والے دو کالجوں کے علاوہ ہوں گے۔ یہ ہماری حکومت کی صحت کے شعبہ کے ساتھ وابستگی اور لوگوں کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے کے عزم کا اظہار ہے۔ صوبے کے تمام بڑے ہسپتالوں میں زیر علاج مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی جائیں گی۔ آئندہ مالی سال میں راولپنڈی میں دل کے امراض اور جدید کڈنی ہسپتال کی تعمیر بھی شامل ہے۔

❖ پرائمری اور سیکنڈری سطح کے ہیلتھ کیئر سنٹرز کو 6۔ارب 50 کروڑ روپے کی رقم سے مزید مستحکم کیا جا رہا ہے۔ یہ رقم صحت کے شعبہ میں ضلعوں کے اپنے بجٹ میں مختص شدہ رقوم کے علاوہ ہے۔

❖ تعلیم اور صحت کے ساتھ ساتھ حکومت کھیلوں کو فروغ دینے پر بھی خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ اگلے مالی سال میں اس شعبہ کے لئے ایک ارب 60 کروڑ روپے تجویز کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

36۔ صاف ستھرا پانی نہ صرف انسانی صحت اور نشوونما کے لئے ضروری ہے بلکہ ماحول کو بھی آلودگی سے پاک رکھتا ہے۔ فراہمی و نکاسی آب اگرچہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کی ذمہ داری قرار دی جا چکی ہے تاہم حکومت پنجاب اس بنیادی ذمہ داری سے پوری طرح آگاہ

ہے۔ حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں اس مد میں 9۔ارب50 کروڑ روپے خرچ کرے گی۔اس سے شہری اور دیہی علاقوں میں فراہمی و نکاسی آب کے انتظام کو بہتر بنایا جائے گا۔ اس پروگرام کے تحت 54 فیصد فنڈز دیہی علاقوں میں خرچ کئے جائیں گے۔ اگلے مالی سال میں کڑوے اور کھارے پانی والے علاقوں میں نئی واٹر سپلائی سکیموں کی تعمیر اور پہلے سے موجود سکیموں کی اصلاح و بہتری کے لئے 2۔ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

37۔ اگلے مالی سال میں مقامی سطح کی سکیموں پر 3۔ارب روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔ جس میں دیہی علاقوں میں رابطہ سڑکیں، تعلیمی اداروں میں missing facilities فراہمی و نکاسی آب اور دیگر بنیادی سہولتوں کے منصوبے شامل ہیں۔ ان سکیموں کی نشاندہی منتخب عوامی نمائندوں کی مشاورت سے کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

38۔ پچھلے سال کی طرح رواں مالی سال میں بھی زراعت کی ترقی ہماری ترجیحات میں شامل ہے۔ آئندہ مالی سال میں زرعی شعبہ میں 3۔ارب20 کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ ہماری کوشش ہوگی کہ زرعی شعبہ سے متعلق جاری منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے۔

جناب سپیکر!

39۔ زرعی تحقیق کے بغیر زراعت کے شعبہ سازی کا تصور نہیں کیا جا سکتا لہٰذا اگلے سال زرعی شعبہ میں تحقیق پر 96 کروڑ83 لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔

توانائی کے حالیہ بحران نے دوسرے شعبوں کی طرح ہماری زراعت کو بھی شدید متاثر کیا ہے۔ توانائی کے مسائل سے عہدہ برآ ہونے کی بنیادی ذمہ داری اگرچہ مرکزی حکومت کی ہے تاہم حکومت پنجاب بھی اس سنگین مسئلے سے نمٹنے کے لئے مربوط حکمت عملی پر کام کر رہی ہے۔ چنانچہ صوبے کے طول و عرض میں بجلی کی قلت کی وجہ سے رُک جانے والے ہزاروں ٹیوب ویلوں کو رواں دواں رکھنے کے لئے حکومت نے شمسی توانائی کو بروئے کار لانے کا انقلابی فیصلہ کیا ہے۔ حکومت نے اس مقصد کے حصول کے لئے ایک ارب16 کروڑ

روپے کی رقم بطور سبسڈی مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔اس رقم میں ضرورت کے مطابق اضافہ بھی کیا جا سکے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ تقریر میں شامل نہیں ہے جو میں بتانا چاہتا ہوں کہ آج کابینہ کی میٹنگ میں یہ فیصلہ ہوا کہ Solar Power Water Pumps کے لئے حکومت 2۔ارب روپے کی سبسڈی دے گی اور کوشش کریں گے کہ اس سے بھی زیادہ اگر فنڈز مہیا ہوں تو وہ بھی ہم مہیا کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

40۔ جناب سپیکر! لائیو سٹاک زراعت کے شعبہ میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ انسانی زندگی کو قائم و دائم رکھنے میں بھی اس کا اہم کردار ہے اور یہ ملکی معیشت کا ایک اہم جزو بھی ہے۔ لائیو سٹاک کے شعبہ کو ترقی دے کر غربت کو کم کرنے میں براہ راست مدد لی جا سکتی ہے۔ مالی سال 2010-11 میں لائیو سٹاک کے شعبہ میں 2۔ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں جس سے نئی ترقیاتی، تحقیقی اور تعلیمی سرگرمیاں شروع کی جا رہی ہیں۔ دودھ اور گوشت کی پیداوار میں اضافے اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے مویشیوں کی بیماریوں کی روک تھام کے لئے پنجاب کے مختلف اضلاع میں علاج کی سہولیات مہیا کی جائیں گی۔

جناب سپیکر!

41۔ آبپاشی کے نظام کو بہتر بنائے بغیر زرعی خود کفالت کا تصور ممکن نہیں۔ 37ہزار کلومیٹر پر محیط یہ نظام دنیا کا سب سے بڑا نہری نظام ہے جس سے 21 ملین ایکڑ رقبہ سیراب کیا جا رہا ہے۔ ہماری یہ کوشش رہے گی کہ اس ورثہ کی مکمل دیکھ بھال کریں اور اس میں ہر ممکن بہتری اور توسیع کریں۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں آبپاشی سیکٹر کے لئے 11۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اگلے مالی سال میں انشاء اللہ خانکی اور جناح بیراج پر کام شروع کیا جائے گا جس کے لئے ضروری فنڈز مختص کئے جا رہے ہیں۔ جناح بیراج کے ساتھ چشمہ لنک کینال کی اصلاح اور بہتری کا کام بھی مکمل کیا جائے گا۔ جنوبی پنجاب کے دیرینہ مطالبے کے

مطابق میلسی سائفن پر اضافی بیرل کی تعمیر کا منصوبہ بھی اگلے مالی سال میں شروع کر دیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

42۔ ملکی معیشت میں جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اگلے مالی سال میں اس شعبہ میں ایک ارب روپے سے زائد خرچ کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

43۔ صنعتیں ہماری معیشت کی جان اور خوشحال زندگی کی ضمانت ہیں۔ ہماری حکومت کی یہ کوشش ہے کہ صوبے کے ماحول کو business friendly رکھا جائے تاکہ نجی شعبہ میں زیادہ سے زیادہ صنعتیں قائم ہوں جس سے روزگار کے مواقع میسر ہوں اور پنجاب کے عوام خوشحال زندگی بسر کر سکیں۔

جناب سپیکر!

44۔ صنعتی و زرعی ترقی ہنر مند افرادی قوت سے مشروط ہے۔ ہمارے ملک میں ایک طرف تو ہنر مند افراد کی شدید کمی ہے اور دوسری جانب لاکھوں افراد بے روزگار ہیں۔ صنعتی شعبہ کو بھی ہنر مند افراد کی کمی کی وجہ سے مشکلات در پیش ہیں لہذا حکومت پنجاب نے نوجوانوں کو فنی تربیت فراہم کرنے والے ادارے TEVTA کو مالی اور انتظامی خود مختاری دے دی ہے تاکہ تیز رفتاری سے نوجوانوں کو جدید فنی علوم یعنی مارکیٹ driven کورسز میں تربیت دی جائے اور وہ صنعتی وزرعی شعبہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے لئے بہتر اور باعزت روزگار کے مواقع حاصل کر سکیں۔ فنی تعلیم کے لئے آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں 2۔ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ اس سیکٹر کے لئے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں مجموعی طور پر 6۔ارب 80 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

- فنی تعلیم کی اہمیت کے پیش نظر حکومت نے 50 کروڑ کے ابتدائی سرمایہ سے Skills Development Endowment Fund قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جناب سپیکر!

45۔ سماجی اور صنعتی ترقی میں بہترین انفراسٹرکچر ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔اس شعبہ میں آئندہ مالی سال میں مجموعی طور پر 59۔ارب26 کروڑ روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے جس میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے 32۔ارب88 کروڑ روپے، پبلک بلڈنگز کے لئے 6۔ارب21 کروڑ روپے، urban development کے لئے 9۔ارب روپے اور آبپاشی کے منصوبوں پر 11۔ارب روپے خرچ کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

46۔ ہمارا ملک اور ہمارا خطہ پنجاب تہذیب و ثقافت کا مرکز ہے۔اپنے تہذیبی ورثہ کو دنیا میں روشناس کرانے کے لئے سیاحت کا کردار نمایاں ہے۔مقامی اور بین الاقوامی سیاحت کے فروغ کے لئے حکومت پنجاب ایک ارب67 کروڑ روپے سے زائد خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔آئندہ برس مری میں سیاحوں کے لئے جدید طرز پر چیئر لفٹ سسٹم قائم کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر!

47۔ جنوبی پنجاب سے تعلق رکھنے والے اضلاع کی پسماندگی سے کون آگاہ نہیں۔مقام افسوس ہے کہ گزشتہ حکومت میں ان علاقوں کی حالت زار کو تبدیل کرنے کے لئے عملی اقدامات کی بجائے اسے محض ایک سیاسی نعرے کے طور پر استعمال کیا گیا۔ہماری حکومت نے جنوبی پنجاب کے عوام کے لئے تعلیم، صحت، سماجی ترقی، مواصلات، لائیو سٹاک اور دوسرے شعبوں میں حقیقی اور ٹھوس اقدامات کئے ہیں۔اس برس کے دوران آپ کی حکومت نے جنوبی پنجاب میں مختلف ترقیاتی شعبوں میں 135۔ارب روپے مالیت کے منصوبوں کا آغاز کیا۔رواں مالی سال میں ان منصوبوں کے لئے 42۔ارب روپے کی رقم مختص کی گئی۔آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ آئندہ مالی سال کے دوران 135۔ارب روپے کی مالیت کے ان منصوبوں پر عملدرآمد کے لئے تقریباً52۔ارب روپے مختص کئے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر!ہمارے جنوبی پنجاب کے بھائیوں اور بہنوں کے لئے ایک بہت اہم figure ہے، میں چاہوں گا کہ وہ اس پر غور کریں کہ جنوبی پنجاب کی آبادی صوبے کی کل آبادی کا 31 فیصد ہے جبکہ اس علاقے کے لئے مختص کی جانے والی رقوم کی شرح ترقیاتی بجٹ کا 36 فیصد بنتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جھوٹ جھوٹ" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر!

48۔ جنوبی پنجاب کے اضلاع میں جاری اور آئندہ ترقیاتی منصوبے اس امر کی گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے اپنے وسائل کا رخ پنجاب کے ان پسماندہ اور ماضی میں نظر انداز کئے گئے علاقوں کی طرف موڑ دیا ہے۔ میں اس ضمن میں زیادہ تفصیلات میں جائے بغیر بہاولپور میں 300 بستروں کے ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی تعمیر، بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال کی تعمیر و توسیع، ڈیرہ غازی خان میں میڈیکل کالج، بہاولنگر میں Rice Research Institute اور بہاولپور میں Livestock University کا ذکر کرنے کے ساتھ یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے صحت اور تعلیم سمیت مختلف شعبوں میں اپنے منصوبوں کے لئے جنوبی پنجاب کے اضلاع کا ترجیحی بنیادوں پر انتخاب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عوام کو طبی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے شروع کئے جانے والے موبائل ہسپتالوں کے انقلابی پروگرام کا آغاز ہی جنوبی پنجاب سے کیا جا رہا ہے اور اگلے مالی سال کے دوران یہاں کے ہر ضلع کے عوام کے لئے جدید ترین طبی سہولیات اور معیاری ادویات سے مزین کم از کم ایک موبائل ہسپتال مہیا کر دیا جائے گا۔اسی طرح ضلعی ہسپتالوں میں 10 نئے ایمرجنسی بلاکس تعمیر کرنے کے منصوبے کے آغاز کے لئے بھی بہاولنگر، راجن پور، ڈیرہ غازی خان، لیہ اور مظفر گڑھ کا ترجیحی طور پر انتخاب کیا گیا ہے۔ دانش سکولوں کے منصوبے کے تحت پہلے چھ سکول بھی جنوبی پنجاب کے اضلاع ہی میں تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ چولستان کی ترقی اور یہاں کے عوام کی بہبود کے بغیر جنوبی پنجاب کی ترقی کا تصور ادھورا رہ جاتا ہے۔ چنانچہ چولستان کے علاقے میں سڑکوں کی تعمیر، پینے کے پانی کی فراہمی اور لائیو سٹاک کی ترقی کے لئے ایک خطیر رقم مہیا کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

49۔ ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے tribal areas کی ترقی کے لئے 3۔ارب38 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک ترقیاتی منصوبہ (TADP) شروع کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لئے اگلے مالی سال میں 25 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح بارانی علاقوں میں 200 چھوٹے dams کی تعمیر کے لئے 20 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اسی طرح بھکر، میانوالی، خوشاب اور جھنگ کے نسبتاً پسماندہ اضلاع کی ترقی کے لئے مالی سال 11-2010 میں خصوصی طور پر 2۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

50۔ جب ہماری حکومت نے پنجاب میں اقتدار سنبھالا تو Emergency-1122 کی سہولت صوبے کے صرف 12 اضلاع میں موجود تھی۔ ہم نے صرف دو سال کے عرصے میں اس service کو مزید 23 اضلاع تک وسعت دے کر صوبے کے طول و عرض میں پھیلا دیا ہے۔ اب ہم نے اس سروس کو تحصیل ہیڈ کوارٹرز کی سطح پر شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے اگلے مالی سال میں 2۔ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

51۔ آج کا دور انفارمیشن ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ پوری دنیا کے ممالک اپنے کاروبار اور روزمرہ کے امور کی انجام دہی میں اس technology کے استعمال سے بہترین فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ Information technology سے نہ صرف استعداد کار میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ اس سے شفافیت اور احتسابی عمل کو بھی یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے۔ اگلے مالی سال میں information technology کے لئے ایک ارب 96 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

52۔ حکومت معدنیات کو ترقی دے کر قدرتی وسائل سے بھرپور استفادہ کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ حکومت کی پالیسی ہے کہ معدنیاتی کانوں کی exploitation خود کرے اور معدنی پیداوار کو بڑھانے کے لئے نجی شعبہ کو آگے لائے تاکہ معدنیات کے شعبہ میں مقامی اور بین

الاقوامی سرمایہ کاری کا فروغ ہو۔معدنیات کے شعبہ کے لئے 11-2010 میں 30 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

53۔ کوئی بھی معاشرہ خواتین کی شمولیت کے بغیر ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتا۔ اگلے مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے مختلف شعبہ جات میں تقریباً 15۔ارب روپے کے منصوبے تجویز کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

54۔ اقلیتیں ہمارے معاشرے کا نہایت اہم حصہ ہیں اور وہ ہمارے صوبہ کی تعمیر و ترقی کے لئے نہایت اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ اقلیتوں کی ترقی کے لئے آئندہ مالی سال میں 21 کروڑ 50 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ حکومت نے آئندہ برس کے دوران اقلیتی طلباء کو خصوصی وظائف دینے کا پروگرام تیار کیا ہے۔

جناب سپیکر!

55۔ گزشتہ حکومت نے مقامی حکومتوں کے نظام کو مخصوص سیاسی اور ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کیا۔ آپ کی حکومت نے اس نظام کو حقیقی معنوں میں عوام کا خدمت گزار بنانے اور اس میں شفافیت پیدا کرنے کے لئے موثر حکمت عملی تیار کی ہے۔ جس کے لئے مقامی حکومتوں کے قانون میں ضروری ترامیم بھی کی جا رہی ہیں۔ آئندہ برس کے دوران مقامی حکومتوں کو ترقیاتی اور جاری اخراجات کے لئے مجموعی طور پر 164۔ارب روپے دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

56۔ میں اس اہم موقع پر یہ اعلان کرتے ہوئے نہایت خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر حکومت نے موجودہ مالی سال سے دیہی علاقوں میں رابطہ سڑکوں کی توسیع

اور بحالی کے لئے ایک پروگرام ترتیب دیا تھا جس کے لئے پہلے مرحلہ میں 2۔ارب روپے رکھے گئے۔ اسی پروگرام کے تحت اگلے مالی سال میں دیہی سڑکوں کی تعمیر کے لئے مزید 2۔ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

57۔ بڑے شہروں جن میں فیصل آباد، راولپنڈی، سرگودھا اور گوجرانوالہ شامل ہیں، انفراسٹرکچر کی بحالی کے لئے 2۔ارب 20 کروڑ روپے رکھے جا رہے ہیں۔ چنیوٹ، ڈیرہ غازی خان، ساہیوال اور رحیم یار خان کے شہروں کی ترقی کے لئے بھی خصوصی فنڈز رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح پنجاب کے بڑے شہروں میں ٹرانسپورٹ کی بہتر سہولیات کے لئے بسوں پر ایک ارب روپے کی subsidy دی جا رہی ہے۔ ان پروگراموں پر عملدرآمد سے صوبہ بھر میں نہ صرف موجودہ infrastructure کی بحالی ہو گی بلکہ دیہی ترقی اور شہری علاقوں میں روزگار کے بہتر مواقع میسر ہوں گے جو کہ یقیناً صوبہ میں معاشی ترقی کا باعث ہو گا اور اس سے غربت میں کمی واقع ہو گی۔

جناب سپیکر!

58۔ سرکاری ملازمین قومی ترقی کے منصوبوں پر عملدرآمد اور عوام تک خدمات پہنچانے والی حکومتی مشینری کا ایک اہم جزو ہیں۔ یہ ملازمین اور پنشنرز اپنی محدود آمدنی کی وجہ سے مہنگائی اور افراط زر سے نسبتاً زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ سرکاری ملازمین کو درپیش مالی مسائل کے پیش نظر اپنے محدود وسائل کے باوجود آپ کی حکومت نے صوبائی ملازمین اور پنشنرز کو تنخواہ اور پنشن میں اضافہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ میں اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ صوبائی ملازمین کو ان کی تنخواہوں کے 50 فیصد کے برابر ایڈہاک ماہانہ الاؤنس دیا جائے گا۔ وہ سرکاری ملازمین جنہیں ان کی تنخواہ کے برابر یا اس سے زیادہ کوئی اضافی الاؤنس دیا جا چکا ہے موجودہ اضافے کے دائرہ کار میں نہیں آئیں گے۔

جناب سپیکر!

59۔ میں ایسے پنشنرز جو 2001 سے پہلے ریٹائرڈ ہوئے تھے ان کی پنشن میں 20 فیصد اور 2001 کے بعد ریٹائر ہونے والے ملازمین کی پنشن میں 15 فیصد اضافہ کا اعلان کرتا ہوں۔ حکومت کم از کم پنشن کی حد -/2000 روپے ماہانہ سے بڑھا کر -/3000 روپے ماہانہ اور پنشنرز کی وفات کی صورت میں اہل خانہ کو ملنے والی پنشن کی شرح میں 50 سے 75 فیصد اضافے کا اعلان کرتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

60۔ حکومت نے تمام پنشنرز کو ان کی پنشنوں کے علاوہ میڈیکل الاؤنس دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے کے تحت سکیل 1 تا 15 کے پنشنرز اپنی پنشن کا 25 فیصد اور سکیل 16 اور اس سے اوپر والے پنشنرز اپنی ماہانہ پنشن کا 20 فیصد میڈیکل الاؤنس حاصل کر سکیں گے۔ اس وقت گریڈ 16 سے گریڈ 22 کے سرکاری ملازمین کو ماہانہ میڈیکل الاؤنس نہیں دیا جارہا۔ آپ کی حکومت نے آئندہ برس سے ان ملازمین کو میڈیکل الاؤنس دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان ملازمین کو ان کی ماہانہ تنخواہ کا 15 فیصد میڈیکل الاؤنس دیا جائے گا۔ اسی طرح سکیل 1 تا 15 کے ملازمین کو ملنے والے موجودہ ماہانہ میڈیکل الاؤنس کو دگنا کیا جارہا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

61۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہ، پنشن اور میڈیکل الاؤنس میں اس اضافے کا اطلاق یکم جولائی 2010 سے ہوگا۔ اس اضافہ کے بعد حکومت اس مد میں اگلے برس تقریباً 54۔ارب روپے اضافی صرف کرے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

62۔ نجی شعبہ میں کام کرنے والے محنت کشوں کو درپیش مسائل سے کون آگاہ نہیں۔ حکومت نے ان کی مشکلات کا احساس کرتے ہوئے ان کی کم از کم اجرت کو -/6000 روپے ماہانہ سے بڑھا کر -/7000 روپے ماہانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لئے تمام اقدامات کئے جائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

معزز ممبران حزب اختلاف: ان کی تنخواہوں کو ڈبل کیا جائے۔۔۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر!

63۔ ساتویں N.F.C ایوارڈ اور اٹھارہویں آئینی ترمیم کی روشنی میں صوبائی محاصل کے موجودہ نظام میں کچھ تبدیلیاں ناگزیر ہیں جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

- ایسی سروسز جو وفاق سے صوبوں کو منتقل ہوئی ہیں ان پر وفاقی حکومت کی موجودہ ٹیکس شرح کے مطابق ٹیکس وصول کیا جائے گا۔
- جائیداد کی خرید و فروخت پر لگنے والا Capital Value Tax (C.V.T) جو وفاق سے صوبوں کو منتقل ہوا ہے اس کی شرح میں 50 فیصد کمی کی جارہی ہے صوبائی حکومت یہ ٹیکس 4 فیصد کی بجائے 2 فیصد شرح سے وصول کرے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)
- دیہی علاقوں میں جائیداد کی منتقلی پر ٹیکس کا تعین ریونیو سٹاف کی صوابدید پر ہوتا رہا ہے۔ دیہی عوام کو ریونیو سٹاف کے ممکنہ استحصال سے بچانے کے لئے دیہی علاقوں میں valuation table کے نظام کو متعارف کروایا جارہا ہے۔
- ٹیکس نظام میں ترامیم کی تفصیل معزز ایوان میں فنانس بل کے ذریعے پیش کی جائے گی۔

وہ یہ امر انتہائی اطمینان بخش ہے کہ معزز ایوان کے ارکان نے پری بجٹ سیشن میں بھی بھرپور انداز سے حصہ لیا اور بجٹ سازی کے دوران ہم نے اپوزیشن اور حکومتی ارکان کی تجاویز بھی شامل کی ہیں۔۔۔

معزز ممبران حزب اختلاف: جھوٹ، جھوٹ، جھوٹ۔۔۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): یہاں موجود اپوزیشن لیڈر چودھری ظہیر الدین نے جو تجاویز pre-budget میں دیں ہم نے ان پر بھی غور کیا اور ان کو شامل کیا۔ میری گزارش ہے کہ ہم بجٹ کے حوالے سے اس بجٹ سیشن کے دوران آئندہ بھی اپنا مثبت کردار ادا کریں گے۔
جناب سپیکر!

64۔ مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ آپ کی حکومت کا بجٹ ایک عوام دوست، متوازن، ترقیاتی اور ٹیکس فری بجٹ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

معزز ممبران حزب اختلاف: جھوٹ، جھوٹ، جھوٹ۔۔۔

جناب سپیکر!

65۔ میں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے محکمہ خزانہ، محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے افسران، ماتحت عملہ اور اپنے سٹاف کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اس بجٹ کی تیاری میں شب و روز انتھک محنت کی۔ میں کیبنٹ اور پولیس کا بھی بے حد مشکور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ پاکستان زندہ باد۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف اور دوسرے معزز اراکین
نے وزیر خزانہ کو مبارکباد دی)

جناب سپیکر: کائرہ صاحب! آپ کو بہت مبارک ہو، ماشاءاللہ آپ نے بہت اچھا بجٹ پیش کیا۔ اب وزیر خزانہ گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 11-2010 پیش کریں۔

گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 11-2010 کا پیش کیا جانا

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! میں گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 11-2010 پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 11-2010 پیش کر دیا گیا ہے۔ اب وزیر خزانہ گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال 10-2009 پیش کریں۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال 10-2009 کا پیش کیا جانا

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! میں گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال10-2009 پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال10-2009 پیش کر دیا گیا ہے۔

Minister for Finance may introduce the Punjab Finance Bill 2010.

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ2010

MINISTER FOR FINANCE (Mr. Tanvir Ashraf Kaira)**:** Sir, I introduce the Punjab Finance Bill 2010.

MR. SPEAKER: The Punjab Finance Bill 2010 has been introduced.

آج کا ایجنڈا ختم ہو چکا ہے۔ میں معزز ارکان سے درخواست کروں گا کہ اب ہم مورخہ 17۔جون2010 بروز جمعرات کو ملیں گے۔ اس دن بجٹ پر عام بحث کا آغاز ہو گا۔ عام بحث کے لئے پانچ یوم یعنی 17,18,19,21 اور22۔جون مختص کئے گئے ہیں اور آخر میں وزیر خزانہ عام بحث کو wind up کریں گے۔ جو اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے ناموں کا اندراج مع تاریخ سیکرٹری اسمبلی کو کروا دیں۔ اب اجلاس مورخہ 17۔جون2010 بروز جمعرات صبح10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔